فتنوں اور گمراہیوں سے بچانے کے لیے کافی اور شافی ہے۔اسلام کی پوری تاریخ میں نہ صرف دینی اور اخلاقی بلکہ سیاسی اور ریاستی نشیب وفراز بھی اسی حقیقت کی تعلیم دیتے نظر آتے ہیں کہ جہاں جہاں اس اصول کا دامن چھوٹا ہے وہیں ناکامیاں درآئی ہیں۔

یزید کے معاملے میں بھی یہ حقیقت پوری طرح کارفرما ہے کہ بعض اہل فکر ونظر نے اپنی انفرادی آراء کی بنیاد پر یزید کی حمایت کی۔ان کے اس عمل نے ایک جانب تو اہل السنہ کی مجموعی فکر سے ہٹ کر اپنی انفرادیت کا اظہار کیا تو دوسری جانب امت کی سب سے بڑھ کر پاکباز اور نیک طینت شخصیات کو ہدف تنقید بنایا۔ہر تفرد کی طرح اس تفرد کا سارا محل بھی تارِ عنکبوت سے تعمیر ہوا تھا۔لہٰذا علماء اسلام نے اظہار حق میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور ہر پہلو سے امت کی مجموعی فکر کی طرف درست رہنمائی کی۔

یزید کے بارے میں تاریخی روایات اور شرعی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے معاملے کی حقیقت کو سمجھنا اس مسئلے کو حل کرنے کا ایک پہلو ہے لیکن نسبتا آسان اور ''شارٹ کٹ'' راستہ یہ بھی ہے کہ جن اکابر اور بزرگوں کے واسطے سے ملنے والے پورے دین کو معتبر اور محقق مانا جارہا ہے، یزید کے بارے میں بھی انہی اکابر کی تحقیقات پر اعتماد کرلیا جائے اور جو وہ بتلائیں اسے تسلیم کرلیا جائے۔زیرِ نظر کتاب میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ کے خلیفہ ومجاز اور خادم خاص میاں رضوان نفیس صاحب زیدہ مجدہٗ نے اسی پہلو سے کام کیا ہے اور یزید کے بارے میں قریباً اکثر اکابرِ دیوبند کی تصریحات اور عبارتیں نقل کردی ہیں۔اسے دیکھ کر برملا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اکابرِ دیوبند کا مسلک حمایتِ یزید کا نہیں رہا۔اکابر کی یہ عبارات، جن کے حوالے ساتھ درج ہیں،اپنی روایتی اہمیت کے ساتھ ساتھ خود میں غور وفکر کا بھی وافر سامان رکھتی ہیں۔کتاب کی طباعت اس کی معنوی اہمیت کے شایانِ شان ہے۔مؤلفِ اول حضرت قاری ضیاء الحق صاحب کی محنت کو حضرت رضوان نفیس صاحب مدظلہم نے بلاشبہ چار چاند لگا دیے ہیں جس کا اندازہ کتاب کو دیکھ کر با آسانی کیا جاسکتا ہے۔ ۳۰۸صفحات پر مشتمل یہ کتاب شاہ نفیس اکیڈمی سے دستیاب ہے۔ (ابوحسان)

- **علماء شانگلہ اور ان کی علمی خدمات** .... ابو عطاء احسان الحق نٹوی

علماء کرام کی سوانح حیات لکھنا، اپنے اکابر کی تاریخ کو زندہ جاوید رکھنے کی ساتھ ساتھ عہد رفتہ کی یاد دلاتی ہے اور نوجوان نسل کو اپنی اسلاف اور اکابر سے جوڑتی ہے،صوبہ خیبر پختونخواہ عموماً ایک زرخیز زمین ہے جس کے ہر کوچہ سے دیارِ علم وفضل اٹھے ہیں۔علاقہ شانگلہ بھی اہل علم وفضل سے خالی نہیں تاہم اس طرح دور دراز علاقوں کے علماء گوشہ خفا میں اپنی زندگیاں گزر بسر کرتی ہیں اور ان کے علم سے کم ہی لوگ آگاہ ہوتے ہیں مولوی احسان الحق نٹوی نے علماء وطلباء پر احسان کر کے علماء شانگلہ سے ان کو متعارف کروایا۔